منگل 20- اکتوبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 20-اکتوبر 1998ء 28 جمادی الثانی 1419 ہجری-20 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 233

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق کی عظمت

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

(سنن ابن داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ (-)

اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان اموز کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون مالا تفعلون (الصف : 3) کا مصداق ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 590-591)

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے برا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے' چنانچہ فرمایا ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے) دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہئے۔ جو بداخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے' وہ بھی اچھا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 135)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

○ "تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

تحریک جدید کا سال 31- اکتوبر کو ختم ہونے والا ہے۔ عہدیداران حضرات کو چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف پوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کسی مجاہد کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے نیز وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

دین کا ماحصل اخلاق ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

ہر دین میں اخلاق کو ایسا مقام اور مرتبہ حاصل ہے گویا وہ دین کی روح ہے اور اخلاق کے لحاظ سے جو یہ تصور پایا جاتا ہے کہ دین ایک الگ بات ہے اور اخلاق ایک الگ چیز ہے اور بے دینوں میں بھی اعلیٰ اخلاق ملتے ہیں اس اشتباہ کو پہلے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اخلاق تو انسانی تعلقات کے عمدہ اور بہتر اور گہری قدروں پر مبنی ہونے کو کہتے ہیں اور صرف انسانی تعلقات کے ساتھ ہی اخلاق کا واسطہ نہیں بلکہ بعض دوسری چیزوں سے بھی مثلاً جانوروں سے تعلقات کے معاملے میں بھی اخلاق کو ایک اہم کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ پھر تمام دوسری چیزوں کے ساتھ بھی اخلاق کا ایک تعلق ہے خواہ وہ بے جان بھی ہوں۔ تو اخلاق کی تعریف کو جتنا آپ وسیع تر کرتے چلے جائیں گے اتنا ہی اخلاق کا دائرہ بھی بڑھتا چلا جائے گا مگر سوال یہ ہے کہ مذہبی خلق اور غیر مذہبی خلق میں کیا فرق ہے اور دین جب اخلاق کی طرف ہمیں بلاتا ہے تو اس سے کیا مراد ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب اخلاق کی بات فرمائی تو اسے عین دین ہی سمجھا ہے بلکہ دین کا بہترین حصہ قرار دیا ہے چنانچہ ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مامن شیئی فی المیزان اثقل من حسن الخلق (ابوداؤد) کہ رسول اکریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو میزان مقرر کر رکھے ہیں جن میں بندوں کا حساب کیا جائے گا ان میں سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ تو دین کا ماحصل اخلاق ہیں اور اعلیٰ اخلاق سے دین کا فیصلہ ہو گا کہ کسی کا دین کیا ہے۔ اس کی روشنی میں ایک بات تو قطعی طور پر ثابت ہوئی کہ اخلاق کو دین سے الگ نہیں کیا جا سکتا بلکہ اخلاق دین کا پیمانہ بنتے ہیں۔ خدا کے نزدیک کسی کے دین کے سچا ہونے یا اچھا ہونے کی علامت اس کے اخلاق ہوں گے۔ اگر اخلاق برے ہوں گے تو اس کا دین برا ہے یا وہ دین کے معاملے میں برا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا پوری حدیث مجھے اس وقت یاد نہیں علیٰ مکارم الاخلاق کے لفظ تھے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا تھا کہ میں مکارم اخلاق پر مبعوث کیا گیا ہوں۔

اب یہ حدیث بہت ہی گہری حدیث ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میری بعثت وہاں ہوئی ہے جہاں اخلاق اپنے انتہا کو پہنچتے ہیں وہاں سے میں مضمون کو بڑھا کر آگے لے کے جاتا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ "میں اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیدا کیا گیا ہوں۔ "بعثت علیٰ مکارم الاخلاق" کا مطلب یہ ہے کہ جہاں اعلیٰ خلق اپنی انتہا کو پہنچے وہاں میرا قدم تھا اور وہاں سے میں نے پھر معاملے کو آگے بڑھایا ہے۔ یہ مفہوم قرآن کریم کی اس آیت کی تائید میں ہے یا قرآن کریم کی یہ آیت اس پر روشنی ڈالتی ہے "ھدًی للمتقین" کہ یہ کتاب اور صاحب کتاب بھی لازماً اس میں داخل ہوتا ہے متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جو یہ ارشاد ہے کہ میں مکارم الاخلاق پر فائز فرمایا گیا ہوں یا وہاں سے میری بعثت شروع ہوئی ہے اس نے اس مسئلے کو حل کر دیا جو دین اور دنیا کے اخلاق کے درمیان فاصلہ دکھائی دیتا تھا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے خلق اگر کامل ہوں اور اچھے ہوں تو لازماً ان کے نتیجے میں مذہب پیدا ہوتا ہے اور مذہب اعلیٰ خلق کی بنیاد پر ہی قائم ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ بہت اہم اور گہرا مسئلہ ہے کہ سچا خلق وہ ہے جس کے نتیجے میں مذہب پیدا ہو اور کوئی مذہب سچا نہیں جس کی بنیاد اعلیٰ اخلاق پر نہ ہو۔

(از خطبہ 13-جنوری 1995ء
الفضل انٹرنیشنل 95-2-24)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

کلاس نمبر 307
ریکارڈشدہ 4- اکتوبر 1997ء

دعا کا معجزہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

اسماعیل آڈو صاحب کا ایک بیٹا کینیڈا میں ہوتا ہے۔ وہ ویل چیئر پر مجھے ملنے آیا تھا۔ اور پہلے سے بہت بہتر ہے اس نے ہاتھ اٹھا کے دکھایا۔

اس کو چوٹیں ایسی لگی تھیں کہ ریڑھ کی ہڈی اور جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ تم کبھی بھی بستر سے نہیں اٹھ سکو گے آنکھ پوری طرح کھول نہیں سکتے ہاتھ ہلانے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ اس وقت ہم نے اس کے لئے دعائیں کیں۔ ہومیو پیتھک دوا بھی بھیجی ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں علاج کرتے ہوئے اس کو میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ

تم نے ہمت نہیں چھوڑنی اور دعا کرتے رہنا اور دوا بھی لئے جاؤ۔ بالکل نہیں چھوڑنی۔ ایک دو مہینے کے اندر وہ اٹھ کے بیٹھنے لگ گیا۔ اور پھر اس کے لئے اسپیشل ویل چیئر Special Wheel Chair بنائی گئی ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ ویل چیئر استعمال نہیں کر سکے گا۔

وہ کہتے تھے ہاتھ ہل ہی نہیں سکتا۔ مگر اب اس کے ہاتھوں میں طاقت آگئی ہے اور مضبوطی سے پکڑتا بھی ہے۔ اور ٹانگ میں بھی ہلکی سی کھجلی شروع ہو گئی ہے جو پہلے بالکل بے حس تھی اب تھوڑا سا ٹانگ کو ہلاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے وہ ترقی کر رہا ہے بہت خوش ہے۔

اردو کلاس کے نغمے

فرمایا اردو کلاس ہر جگہ بہت مشہور ہوئی ہے۔ اردو کلاس کے نغمے بچے ہر جگہ پڑھتے ہیں ہماری ایک سوال و جواب کی مجلس ہوئی تھی اس میں ترکش نغمہ

سرگم سارا پچ پے

وہاں لڑکیوں نے اردو کلاس کی بچیوں کی طرح سر پر اسی طرح باندھ کر لا الہ الا اللہ کا نغمہ سنایا۔ لوگوں نے بہت پسند کیا۔ اس نغمے کی تیاری کے سلسلہ میں ترکی راشد کو فون کرتے رہے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہوئے انہوں نے بھی ساتھ لا الہ الا اللہ کا نغمہ پڑھا۔ دوسرے دوست جو عیسائی اور سکھ وغیرہ آئے ہوئے تھے وہ بھی بہت خوش ہو کے دیکھ رہے تھے۔ جہاں گئے ہیں اردو کلاس ساتھ پھرتی رہی ہے لوگوں پر بہت اثر ہے اس کا میں تو حیران رہ گیا خوشی کی بات یہ ہے کہ بچوں کی تربیت پر بہت اثر ہے صرف اردو کلاس کی وجہ سے ہماری اتنی بچیاں ان کے گندے معاشرے سے بچی ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے دیکھا اللہ کا کتنا احسان ہے۔

اس کلاس میں ایک رونق ہے ایک مزہ ہے اس لئے اس کی وجہ سے چھوٹی بچیوں کا' جوان بچیوں کا دل اس پہ اٹکتا ہے اور جب نغمے سنتی ہیں ان کا دل کرتا ہے ہم بھی نغمے پڑھیں۔ اور توجہ اس قسم کی باتوں کی طرف ہو گئی ہے۔ اب باہر نکل کے دوسروں میں نہیں پھرتیں۔ بلکہ جماعت میں دلچسپی اور جماعت کے کاموں کا شوق ہو گیا ہے۔ یہ چیزیں ساری اردو کلاس کی برکت سے ان کو مل گئی ہیں۔

حضور نے اردو کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اس لئے آپ سب کو مبارک ہو۔

الاسکا

الاسکا کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وہاں چینی بہت ہیں اتنے ہیں کہ یوں لگتا ہے انہوں نے الاسکا پر ہلہ بول دیا ہے کینیڈا پر بھی اتنا زبردست قبضہ کیا ہے انہوں نے جتنے بڑے سے بڑے محلات ہیں وہ سب چینیوں کے ہیں سب سے قیمتی محلے ان کے ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ ہانگ کانگ سے آکر وہاں آباد ہوئے ہیں ہانگ کانگ کے چینیوں نے امریکہ اور کینیڈا پر ہلہ بول دیا ہے۔ بہت Business کا تجربہ تھا اور بہت دولت مند تھے۔ چین کا جب قبضہ ہونے لگا تو وہ ادھر بھاگے یہ یونہی اپنی طرف سے رو رہے ہیں کہ چین لے گیا جو چینی تھے وہ سارے ادھر آگئے اور ان کی وجہ سے ان کی اقتصادیات کو بہت عروج ملا ہے۔ ان کی بہت قیمتی جائیدادیں ہیں۔ وہاں سب سے اعلیٰ گھران کے ہیں۔ صبح سیر پر بھی جوگنگ کرتے ہوئے اکثر ہانگ کانگ کے چینی ملتے تھے۔ ان کو اپنی صحت کا بھی خیال ہے اور بزنس کا ایسا ملکہ ہے وہ جس جگہ ہاتھ ڈال دیں مٹی بھی سونا ہو جاتی ہے لیکن مذہبی لحاظ سے دور اور دنیا پرست۔ بعضوں کے احمدیوں کے ساتھ بہت اچھے تعلق بھی ہیں۔ اخلاق کی عزت کرتے ہیں۔ آگے نہیں۔

صرف ایک چینی صاحب نے ہمارے ایک دوست کی وجہ سے کہ آپ اچھے لوگ ہیں بیت الذکر کے لئے دس ہزار ڈالر تحفہ بھی دیا۔

بڑی قابل قوم ہے میں نے دیکھا ہے احمدی نوجوان بھی اچھے ابھر رہے ہیں اور خدا کے فضل سے انشاء اللہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ وہ لوگ بھی ترقی کریں گے۔

جتنے احمدی بھی امیر ہو رہے ہیں میں نے دیکھا ہے وہ دینی قربانی میں' مالی قربانی میں اور بھی اونچے ہو رہے ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔

وہ لوگ دنیا کے لئے کما رہے ہیں اور کوئی بھی فائدہ نہیں۔ جب بلاوا آئے گا چھوڑ کے سب چلے جائیں گے۔ ساتھ کچھ نہیں جائے گا۔

اس لئے ان لوگوں کی زندگیاں حسرت کے ساتھ ختم ہوتی ہیں۔ احمدی جو یہاں خرچ کر رہے ہیں خدا پر۔ وہ ان کو سارا آگے ملے گا۔ احمدی جو اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کر رہے ہیں بیوت بنا رہے ہیں اور بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔ ان کو یہ سکون ہے کہ جس کے پاس جانا ہے وہ خوش ہو جائے گا۔ اور پھر سب کچھ ملے گا اس سے بہت زیادہ۔

وہاں ہم نے بنگالی بھی بڑے بڑے اچھے دیکھے ہیں۔ ایک خوشی کی بات ہے جو بنگالی کینیڈا میں آباد ہوئے ہیں وہ ماشاء اللہ مالی قربانی میں سب سے آگے آگے ہیں بہت خوشی ہوئی۔

ایک بنگالی اور دوسرے فجیئن احمدی' فجیئن احمدی کسی زمانے میں ست ہوا کرتے تھے اب نہیں اب تو بہت فرق ہے کوئی فجیئن فیملی ایسی نہیں ملی جو چندوں میں پوری نہ ہو اور اس کے علاوہ چندے نہ دیں۔ تو یہ اللہ کے فضل سے تبدیلی ہو رہی ہے الاسکا Alaska اور Vaneover سب جگہ اگر زندگی نظر آئے گی تو احمدیوں میں نظر آئے گی باقی مر رہے ہیں آہستہ آہستہ بے چارے۔

محترم مولانا محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری کے اعزاز میں تقریب الوداع

محترم مولانا محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ریٹائر ہو گئے چنانچہ مورخہ 23- جولائی 98ء بعد عصر کارکنان خلافت لائبریری کی طرف سے محترم مولانا محمد صدیق صاحب ایم اے لائبریرین خلافت لائبریری کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی گئی۔ اس میں دیگر مہمانوں کے علاوہ اراکین خلافت لائبریری کمیٹی نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر مولوی صاحب کی خدمت میں کارکنان کی طرف سے تحائف بھی پیش کئے گئے۔ اسی طرح مورخہ 25- جولائی بروز ہفتہ بعد مغرب مولوی صاحب کے اعزاز میں خلافت لائبریری کمیٹی کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی احمد نگر میں واقع زمینوں کے خوشگوار ماحول میں ایک الوداعی عشائیہ دیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ اور بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور اس موقعہ پر محترم میر محمود احمد صاحب ناصر ممبر خلافت لائبریری کمیٹی نے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں سپاس نامہ پڑھ کر سنایا۔ آخر میں ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ محترم مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے نے اس موقعہ پر شکریہ ادا کیا اور اس امر کا اظہار فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ہی تمام خدمات کا موقعہ میسر آسکا۔

سپاس نامہ

محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل ایم۔ اے' ایم اوایل' ڈی ایل ایس' کی خدمت میں تذکار خدمت کے عنوان سے جو سپاس نامہ پڑھا گیا اس میں آں محترم کی خدمات کا احسن رنگ میں تذکرہ کیا گیا اس میں بتایا گیا کہ محترم مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قریباً نصف صدی تک خلافت لائبریری کے انچارج کے طور پر مخلصانہ خدمات کی توفیق بخشی۔

خلافت لائیبریری کے نئے لائیبریرین

محترم حبیب الرحمان زیروی صاحب

محترم مولانا محمد صدیق صاحب کے بعد جماعت احمدیہ کی مرکزی لائیبریری خلافت لائیبریری کی سربراہی کی ذمہ داری اب محترم حبیب الرحمان زیروی صاحب ایم اے لائیبریری سائنس اور ایم اے اسلامیات کے سر آن پڑی ہے۔ آپ جماعت احمدیہ کے ایک واقف زندگی خادم محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی سابق نائب ناظم مال وقف جدید مرحوم و مغفور کے صاحبزادے ہیں۔

آپ 1981ء میں زندگی وقف کر کے خلافت لائیبریری کے اسسٹنٹ لائیبریرین مقرر ہوئے۔ آپ کی مدد سے لائیبریری میں جدید ترین سہولتوں اور نئے شعبہ جات کا انعقاد ممکن ہوا۔ ان میں ٹیکسٹ بک سیکشن' بچوں کا سیکشن' مائیکرو فلم' آڈیو ویڈیو سیکشن' فوٹو سٹیٹ کا شعبہ' کمپیوٹر سیکشن' لیمینیشن سیکشن' شامل ہیں۔ اس وقت لائیبریری میں مکرم زیروی صاحب کی نگرانی میں لائیبریری کو دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے انٹرنیٹ اور ای میل کی سہولت حاصل ہے۔ جدید ترین سکینر اور لیزر پرنٹر کے ذریعہ کام کو جدید خطوط پر منظم کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لائیبریری کو کمپیوٹرائزڈ کرنے سمیت لائیبریری ہر لحاظ سے ترقی کی طرف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میاں عبدالمجید صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفات الحیّ القیوم

حضرت مسیح موعود کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں

اسم اعظم

"اللہ حیّ و قیوم بالاتفاق خدا کا اسم اعظم ہے جس کے معنےٰ ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر17 صفحہ 268)

زندہ خدا کی دلیل

"یہ بات بہ بداہت ثابت ہے کہ عالم کے اشیاء میں سے ہر ایک موجود جو نظر آتا ہے اس کا وجود اور قیام نظراً علیٰ ذاتہٖ ضروری نہیں۔ مثلاً زمین کروی الشکل ہے اور قطر اس کا بعض کے گمان کے موافق تخمیناً" چار ہزار کوس پختہ ہے مگر اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی کہ کیوں یہی شکل اور یہی مقدار اس کے لئے ضروری ہے اور کیوں جائز نہیں کہ اس سے زیادہ یا اس سے کم ہو یا برخلاف شکل حاصل کے کسی اور شکل سے متشکل ہو اور جب اس پر کوئی دلیل قائم نہ ہوئی تو یہ شکل اور یہ مقدار جس کے مجموعے کا نام وجود ہے زمین کے لئے ضروری نہ ہوا اور علیٰ ہذا القیاس عالم کی تمام اشیاء کا وجود اور قیام غیر ضروری ٹھہرا۔ اور صرف یہی بات نہیں کہ وجود ہر ایک ممکن کا نظراً علیٰ ذاتہٖ غیر ضروری ہے بلکہ بعض صورتیں ایسی نظر آتی ہیں کہ اکثر چیزوں کے معدوم ہونے کے اسباب بھی قائم ہو جاتے ہیں پھر وہ چیزیں معدوم نہیں ہوتیں۔ مثلاً باوجود اس کے کہ سخت سخت قحط اور وباء پڑتی ہیں مگر پھر بھی ابتدائے زمانہ سے تخم ہر ایک چیز کا بچتا چلا آیا ہے حالانکہ عندالعقل جائز بلکہ واجب تھا کہ ہزارہا شدائد اور حوادث میں سے جو ابتدا سے دنیا پر نازل ہوتی رہیں کبھی کسی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ شدت قحط کے وقت غلہ جو کہ خوراک انسان کی ہے بالکل مفقود ہو جاتا یا کوئی قسم غلہ کی مفقود ہو جاتی۔ یا کبھی شدت وباء کے وقت نوع انسان کا نام و نشان باقی نہ رہتا یا کوئی اور انواع حیوانات میں سے مفقود ہو جاتے یا کبھی اتفاقی طور پر سورج یا چاند کی کل بگڑ جاتی یا دوسری بے شمار چیزوں سے جو عالم کی درستی نظام کے لئے ضروری ہیں کسی چیز کے وجود میں خلل راہ پا جاتا۔ کیونکہ کروڑہا چیزوں کا اختلال اور فساد سے سالم رہنا اور کبھی ان پر آفت نازل نہ ہونا قیاس سے بعید ہے پس جو چیزیں نہ ضروری الوجود ہیں نہ ضروری القیام بلکہ ان کا کبھی نہ کبھی بگڑ جانا ان کے باقی رہنے سے زیادہ تر قرین قیاس ہے ان پر بھی زوال نہ آنا اور احسن طور پر بہ ترتیب محکم اور ترکیب ابلغ ان کا وجود اور قیام پایا جانا اور کروڑہا ضروریات عالم میں سے کبھی کسی چیز کا مفقود نہ ہونا صریح اس بات پر نشان ہے کہ ان سب کے لئے ایک محیی اور محافظ اور قیوم ہے جو جامع صفات کاملہ یعنی مدبر اور حکیم اور رحمٰن اور رحیم اور اپنی ذات میں ازلی ابدی اور ہر ایک نقصان سے پاک ہے جس پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہوتی بلکہ اونگھ اور نیند سے بھی جو فی الجملہ موت سے مشابہ ہے پاک ہے سو وہی ذات جامع صفات کاملہ ہے جس نے اس عالم امکانی کو برعایت کمال حکمت و موزونیت وجود عطا کیا۔ اور ہستی کو نیستی پر ترجیح بخشی اور وہی بوجہ اپنی کمالیت اور خالقیت اور ربوبیت اور قیومیت کے مستحق عبادت ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 493۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

ازلی ابدی خدا

وہ زندہ ازلی ابدی ہے اور سب چیزوں کا وہی قیوم ہے یعنی قیام اور بقا ہر چیز کا اسی کے بقا اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے نہ اس پر اونگ طاری ہوتی ہے نہ نیند اسے پکڑتی ہے یعنی حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔ پس جب کہ ہر ایک چیز کی قائمی اسی سے ہے پس ثابت ہے کہ ہر ایک مخلوقات آسمانوں کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہے۔ اور وہی مالک۔

(پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 16)

قیوم کے معنےٰ

"قیوم اسے کہتے ہیں کہ جس کا بقاء اور حیات دوسری چیزوں کے بقاء اور حیات اور ان کے کل مایحتاج کے حصول کا شرط ہو اور شرط کے یہ معنےٰ ہیں کہ اگر اس کا عدم فرض کیا جاوے تو ساتھ ہی مشروط کا عدم فرض کرنا پڑے جیسے کہیں کہ اگر خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہو تو کسی چیز کا وجود نہ ہو۔ پس یہ قول اگر خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہو تو کسی چیز کا وجود نہ ہو بعینہ اس قول کے مساوی ہے کہ خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہوتا تو کسی چیز کا وجود نہ ہوتا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ کا وجود دوسری چیزوں کے وجود کا علت ہے"

(پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد 2 نمبر صفحہ 19)

حقیقی حیات

"ھوالحی القیوم یعنی حقیقی حیات اسی کو ہے اور دوسری سب چیزیں اس سے پیدا اور اس کے ساتھ زندہ ہیں یعنی درحقیقت سب جانوں کی جان اور سب طاقتوں کی طاقت وہی ہے"

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 224)

بمنزلہ جان

"وہ ہر ایک چیز کا واقعی اور حقیقی طور پر قیوم...... ہے یعنی ہر ایک چیز کا اسی کے وجود کے ساتھ بقا ہے اور اس کا وجود ہریک چیز کے لئے بمنزلہ جان ہے اور اگر اس کا عدم فرض کر لیں تو ساتھ ہی ہریک چیز کا عدم ہوگا۔ غرض ہریک وجود کے بقاء اور قیام کے لئے اس کی معیت لازم ہے......

(ست بچن روحانی خزائن جلد نمبر10 صفحہ 299 تا 300)

ہمیشہ رہنے والا

"الحی القیوم۔ یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا۔ یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارے میں بھی دھڑکا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے فوت نہ ہو جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 376)

حیّ و قیوم کا باہمی تعلق

خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں ایک حیّ دوسرا قیوم۔ حی کے یہ معنی ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنی ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ جو پہلے اس سے اس کے نام حی سے فائدہ اٹھا چکی ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے۔ نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا مانتا ہے۔ اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے۔ یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے۔ کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنی ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو تو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں۔ وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں۔ تو اس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنے والا نہیں۔ وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں۔ یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 362)

زندہ خدا کا کلام

ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں۔ تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہم پر ثابت کرتا ہے۔ کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 448)

وسیع ربوبیت

"خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری و ساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اس کی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انسان پر ابتدا نطفہ ہونے کی حالت سے یا اس سے پہلے بھی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں۔ پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے۔ ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے۔ لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو۔ اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر14 ص 248)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد منیر صاحب

حبر الامۃ - صحابی رسول

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ

آپؓ کا نام عبداللہ تھا جبکہ کنیت ابن عباس تھی آپ کے والد محترم حضرت عباس آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچا تھے۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبول اسلام لائے۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام الفضل لبابہؓ بنت حارث تھیں جو حضرت میمونہؓ کی حقیقی بہن تھی اور حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئی تھیں۔

خاندانی وجاہت و شرافت

حضرت عبداللہ کے جد امجد ہاشم قریش کے نامور سردار عبد مناف کے فرزند تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے مکہ کے لوگوں کو روٹی ہشم کرکے یعنی ٹکڑے کرکے ثرید کھلائی اس لئے یہ ہاشم کہلاے۔ انہوں نے ہی قریش میں دو دفعہ سفر یعنی موسم سرما اور موسم گرما میں کرنے کا دستور جاری کیا۔ اس کے علاوہ تولیت کعبہ کا عہدہ بھی حاصل کیا۔ ہاشم کا ایک نامور بیٹا عبدالمطلب ہے جو سردار بنو ہاشم تسلیم کیا گیا

ابتدائی حالات

ہجرت سے تین یا پانچ سال قبل مکہ کی گھاٹی شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔ اس زمانہ میں بنو ہاشم کو کفار نے گھاٹی میں نظر بند کیا تھا اور مظالم کر رہے تھے۔ ان حالات میں آپ کی پرورش ہوئی اور آغوش نبوت میں پھلنے اور پھولنے کی سعادت پائی۔

رسول اللہ کی صحبت صالح سے مستفید ہوئے اور اسلام اور اس کی تعلیمات کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔

قبول اسلام

حضرت عباسؓ کے اسلام نہ لانے تک حضرت عبداللہ اپنے والد کے ساتھ ہی رہے لیکن اسلام سے دلی محبت رکھتے تھے صحیح بخاری کے راویوں نے لکھا ہے کہ

"حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اپنی ماں کے ساتھ ضعفائے اسلام میں تھے' وہ اپنے والد کے ساتھ اپنے آبائی مذہب پر نہ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اسلام سربلند رہے گا۔ مغلوب نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری)

حضرت عباسؓ نے 8ھ میں ہجرت فرمائی تو یہ بھی والد کے ساتھ ہجرت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً گیارہ سال تھی۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ تذکرہ عبداللہ بن عباس)

محبت رسولؐ

مدینہ میں مستقل قیام کے بعد آنحضرت [illegible] گاہ میں ان کی اکثر آمد و رفت رہتی۔ کبھی آپؐ کے لئے وضو کا پانی لاتے اور آپؐ کو وضو کرواتے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ وضو کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہؓ نے جھٹ پانی لا کر رکھ دیا اور پیچھے ہٹ گئے آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ پانی کون لایا ہے ام المومنین حضرت میمونہؓ بولیں۔ عبداللہ۔ آنحضرت ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔

"خدایا! عبداللہ کو دین کا فقیہ بنا' اور علم قرآن سکھا"

(مسند احمد بن حنبل)

آنحضرت ﷺ بھی عبداللہؓ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ آپؓ کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور آپ کے علم وعرفان میں اضافہ کے لئے دعا کرتے کہ

خدایا اس کے علم میں برکت دے اور اس کے ذریعہ لوگوں میں علم پھیلا۔

غسل و تدفین رسول ﷺ

حضرت عبداللہؓ اہل بیت میں سے تھے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی وفات سے تدفین تک گھر والوں کے ساتھ برابر کے شریک رہے۔ غسل دیتے وقت قثمؓ بن عباس آنحضرت ﷺ کی کروٹ بدلتے جبکہ حضرت عبداللہؓ بن عباس اور حضرت علیؓ مرتضیٰ جسم اطہر پر پانی ڈالتے تھے۔

عہد صدیقی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا عہد صدیقی میں اپنا بیان کردہ اندازہ بتاتا ہے کہ آپؓ سن بلوغ کو پہنچ چکے تھے۔ اس حساب سے آپؓ زیادہ سے زیادہ پندرہ سولہ سال کے ہوں گے۔ آپؓ سے متعلق عہد صدیقی سے بہت کم تفصیل ملتی ہے۔

یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ عہد صدیقی میں روایت حدیث میں مشغول رہتے اور وقت کا بڑا حصہ اسی کام میں گزارتے تھے۔ حصول علم حدیث کے علاوہ آپ نے قرآن کا حفظ بھی مکمل کر لیا تھا۔ آپؓ کے ان جوانی کے ایام سے متعلق مصری مورخ حسن ابراہیم لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عبداللہ بن عباسؓ جوان ہو کر مردوں کی صف میں پہنچ گئے ان کا قلب شگفتہ ہو گیا' عقل کھل گئی اور علم و تقویٰ میں پختگی آگئی' انہوں نے حدیث جمع کرنی شروع کر دی۔ قرآن میں سوجھ بوجھ سے کام لینے لگے اور لوگوں میں فتویٰ دینے لگے۔

عہد عمرؓ

حضرت عمرؓ کے دربار میں آپ کا مرتبہ' جلیل القدر صحابہ کا سا تھا۔ حضرت عمرؓ آپ کی ذہانت و فراست کی بنا پر اہم امور میں مشورہ لیا کرتے۔ آپؓ سے متعلق حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ابن عباسؓ ادھیڑ عمر والوں میں نوجوان ہیں ان کی زبان نہایت فصیح اور دل سمجھدار ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کا یہ قول بھی حضرت عبداللہ سے متعلق ملتا ہے کہ ابن عباسؓ قرآن کے بہترین ترجمان ہیں اگر یہ ہماری عمر کو پہنچ گئے ہوتے تو ہم میں سے کوئی بھی ان کی برابری نہ کرتا۔

عہد عثمانؓ

حضرت عثمانؓ ان کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

جنگ طبرستان 30ھ میں آپؓ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح ایک موقع پر جب آپ کو دارالخلافہ کے صدر دروازہ پر نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا تاکہ بلوائیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملے تو حضرت عثمانؓ نے آپؓ کو بلوایا اور امارت حج کی اہم خدمت آپؓ کے سپرد فرمائی۔ آپ نے کہا کہ امیرالمومنین مجھے آپ کی حفاظت کے لئے جہاد کرنا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں امیر حج بنوں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے فرمایا عبداللہ تمہیں خدا کی قسم! تم اس خدمت کو قبول کرلو اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔

ابھی آپ اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے بعد مدینہ آرہے تھے کہ اطلاع ملی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ آپؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل کھلے بندوں انتہائی جرات اور ہمت سے بیان کئے۔

عہد علیؓ

عہد علیؓ میں بھی آپ کو بہت عزت حاصل تھی آپ حضرت علیؓ کے چچا زاد بھائی بھی تھے۔ جب مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے تو آپؓ نے اس موقع پر حضرت علی کا ساتھ دیا۔ جو حضرت علیؓ کے لئے نہایت قابل قدر جذبہ بنا۔ حضرت علیؓ کی بیعت کرنے کے موقع پر آپؓ نے بڑے ٹھوس دلائل دیئے۔

مختلف جنگوں میں شرکت

اس کے علاوہ حضرت عبداللہؓ نے حضرت علی کے ساتھ کئی مقامات پر دفاع کیا۔ جنگ جمل میں آپ سردار بنائے گئے۔

۔اس کے علاوہ جنگ صفین میں بھی آپؓ نے حضرت علیؓ کی رفاقت کا حق ادا کیا اور ہر معرکہ جنگ میں پرجوش حصہ لیا۔

سیرت و اخلاق

عبداللہ بن عباسؓ پاکباز' بلند اخلاق اور متواضع تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ دل کے نہایت حلیم تھے۔ ایک شخص کا آپؓ سے متعلق بیان ہے کہ

"ابن عباسؓ کی شیریں بیانی اور حلاوت پر میرا دل بے اختیار چاہتا ہے کہ ان کی پیشانی چوم لوں۔ (اصابہ)

آنحضرت ﷺ کی صحبت سے آپ پر بہت اثر تھا جس نے آپ کو غریب پرور اور فیاض بنا دیا۔ ایک بار کسی سائل کے سوال کرنے پہ جسم کا ایک کپڑا اتار کر دے دیا۔ آپ نہایت فہیم اور فراست رکھتے تھے اور تدبر و تفکر سے فیصلے فرماتے۔ آپؓ کو شعر کہنے کا شوق بھی تھا۔ آپؓ کے چند ایک لطیف و حکیم اقوال درج ہیں۔

(1) گناہ تاریکی ہے' پرہیزگاری روشنی

(2) علم حاصل کرنا آسان ہے اور خدا شناس ہونا مشکل

(3) میں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی جس پر پہلے عمل نہ کیا ہو۔

وفات

عمر کا آخری حصہ حضرت ابن عباسؓ نے طائف ہی میں گزارا۔ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی اور غریب الوطنی کی حالت میں زندگی کے باقی دن گزارے۔ آپ کی وفات 68ھ میں ہوئی۔ محمد بن حنیفہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اسی وقت آپؓ کی عمر 71 سال تھی۔ تدفین کے بعد ابن الحنیفہؓ نے باواز بلند کیا۔

"لوگو! خدا کی قسم آج دنیا سے "حبر الامت" (امت کا فاضل) اٹھ گیا ہے۔"

★......★......★......★

اپنے امام کی حفاظت

صحابہ کرام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں اس قدر سرشار تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام تو کیا آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرنے والے تھے۔ وہ ہمیشہ آپکو خوش رکھنا اور خوش دیکھنا چاہتے تھے۔ کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہشات اور نیک ارادوں کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے۔ اس بے چینی کی کیفیت میں حضورؐ نے فرمایا۔ کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ باہر سے جواب ملا حضور میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کس لئے آئے ہو۔ سعدؓ نے جواب دیا۔ میرے دل میں حضورؐ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے دعا کی اور پھر اطمینان سے سو گئے۔

وفا کے پیکر' کامل مطیع اور فرمانبردار' عشق خدا اور عشق رسول سے سرشار انہی صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"صحابہ کرام تو خدا کے فرشتے تھے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 653)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد شفیق صاحب آف سابق الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

تھرمو الیکٹرک ریفریجریٹر

THERMO ELECTRIC REFRIGERATOR

تھرمو الیکٹرک ریفریجریٹر ایک ایسا حیرت انگیز اور سادہ سا ریفریجریٹر ہے جو DC برقی دباؤ پر کام کرتا ہے۔ عام حالت میں یہ ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ مگر کرنٹ کی سمت تبدیل کرنے سے یہ ٹھنڈک پیدا کرنے کی بجائے حرارت پیدا کرنی شروع کر دیتا ہے۔ اسے کار (Car) کی 12 وولٹ کی بیٹری سے بھی چلایا جا سکتا ہے۔ اور اس میں عام روایتی ریفریجریٹر کی کوئی بھی چیز استعمال نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس میں کوئی گیس وغیرہ چارج کی جاتی ہے۔ اس میں انتقال حرارت (Transfer of Heat) کے لئے الیکٹرونز سے کام لیا جاتا ہے۔ اس میں صرف ایک ہی قسم کی ساکن حالت میں اور خاموشی سے کام کرنے والی ڈیوائیس (Device) استعمال کی جاتی ہے۔

یہ ریفریجریٹر پیلٹیئر ایفیکٹ (Peltier Effect) کے اصول پر کام کرتا ہے۔ اس اصول کو 1834ء میں ایک جین پیلٹیئر (Jean Peltier) نامی سائنسدان نے دریافت کیا تھا۔ 1837ء میں ایک دوسرے سائنسدان امیل لنز (Emil Lenz) نے اس دریافت کی اہمیت کو مزید نمایاں اور واضح کرنے کے لئے دو مختلف دھاتوں (Two Dissimilar Metals) کے جوڑ یعنی جنکشن پر پانی کا ایک قطرہ رکھ کر جب اس میں سے ایک طرف سے DC کرنٹ (Current) گذاری تو وہ منجمد ہو گیا یعنی جم گیا اور جب کرنٹ کی سمت تبدیل کی گئی تو برف پگھل گئی اور پانی گرم ہو گیا۔ بظاہر اس سادہ اور معمولی سی مگر اپنی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے بڑی اہم ڈیوائیس کو تھرمو الیکٹرک کپل (Thermoelectric Couple) کہتے ہیں۔

تھرمو الیکٹرک کپل کی اس سائنسی دریافت کے اس اصول کو ٹھنڈک پیدا کرنے کے لئے تھرمو الیکٹرک ریفریجریشن سسٹم میں استعمال کیا گیا ہے۔ چونکہ سنگل کپل (Single Couple) سے پیدا شدہ ٹھنڈک بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ٹھنڈک کو بڑھانے کے لئے بہت سے تھرمو الیکٹرک کپلز کو سلسلہ وار جوڑ لیا جاتا ہے۔ اس طرح سے جوڑے گئے تھرمو الیکٹرک کپلز کے گروپ کو ماڈیول (Module) کہتے ہیں۔ ٹھنڈک پیدا کرنے کے اس عمل میں مزید اضافہ کرنے کے لئے ماڈیولز کو متوازی (Parallel) طور پر جوڑ لیا جاتا ہے۔ ماڈیولز کے دو جنکشن ہوتے ہیں' ایک کولڈ جنکشن اور دوسرا ہاٹ جنکشن کہلاتا ہے۔ کولڈ جنکشنز کو ریفریجریٹر کے اندر لگا دیا جاتا ہے اور ہاٹ جنکشنز کو ریفریجریٹر کے باہر۔ ماڈیول میں ضرورت کے مطابق کرنٹ کی سمت تبدیل کر کے کولڈ جنکشن کو ہاٹ جنکشن اور ہاٹ جنکشن کو کولڈ جنکشن میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ہے نا یہ ایک عجیب سی اور حیرت انگیز بات۔ کرنٹ کی سمت بتدیل کرنے کے لئے الیکٹریکل سرکٹ میں ایک ریورسنگ سوئچ (Reversing Switch) استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ایسے ریفریجریٹر میں چیزیں ٹھنڈی کرنے کی بجائے گرم کرنی ہوں یا واٹر کولر (Water Cooler) میں پانی ٹھنڈا کرنے کی بجائے گرم کرنا ہو تو ریورسنگ سوئچ سے ماڈیوں میں کرنٹ کی سمت تبدیل کر کے یہ تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ درجہ حرارت کنٹرول کرنے کے لئے بالکل عام روائتی ریفریجریٹر ہی کی طرح اس میں بھی تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ استعمال جاتا ہے۔

تھرمو الیکٹرک کپل دو مختلف (Two Dissimilar) قسم کے سیمی کنڈکٹر میٹریلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کی مزاحمت کم کرنے کے لئے ان کا رقبہ (Cross Section Area) زیادہ رکھا جاتا ہے۔ یہ سادہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لئے کولڈ جنکشنز اور ہاٹ جنکشنز کے ساتھ کولنگ فنز (Cooling Fins) یعنی پتریاں لگا کر ان کی سطح کا رقبہ بڑھا لیا جاتا ہے تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ حرارت جذب اور خارج کر سکیں۔

اس قسم کی ریفریجریشن مشینوں میں کوئی حرکت کرنے والا پرزہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ مکمل خاموشی سے کام کرتی ہیں۔ دیکھ بھال کی ضرورت بھی کم ہی پڑتی ہے۔ کم برقی دباؤ پر کام کرنے کی وجہ سے الیکٹرک شاک سے بچاؤ کے لئے مشین کو ارتھ کرنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔ انہیں کار کی 12 وولٹ بیٹری سے بھی چلایا جا سکتا ہے۔ یہ گھریلو AC بجلی پر بھی کام کر سکتی ہیں۔ اس کے لئے سپلائی اور مشین کے درمیان سٹیپ ڈاؤن ٹرانسفارمر اور ریکٹی فائر (Stepdown Transformer and Rectifer) لگانا پڑتا ہے۔

(سٹیپ ڈاؤن ٹرانسفارمر' یہ زیادہ AC برقی دباؤ کو کم AC برقی دباؤ میں تبدیل کرتا ہے اور ریکٹی فائر' یہ AC کو DC برقی دباؤ میں تبدیل کرتا ہے)

تھرمو الیکٹرک ریفریجریٹرز میں عام روایتی ریفریجریٹر کا کوئی بھی پارٹ مثلاً کمپریسر کنڈنسر ریفریجرنٹ کنٹرول اور ایواپوریٹر (Evaporator) وغیرہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہی انتقال حرارت کے لئے کوئی ریفریجرنٹ (ریفریجرنٹ کو عام طور پر گیس کہا جاتا ہے) چارج (Charge) کیا جاتا ہے۔

تھرمو الیکٹرک ریفریجریٹر میں انتقال حرارت کے لئے ریفریجرنٹ کی جگہ الیکٹرونز (Electrons) سے کام لیا جاتا ہے۔

تھرمو الیکٹرک ریفریجریشن سسٹم کو گھریلو ریفریجریٹرز واٹر کولرز۔ سائنسی آلات خلائی تحقیق۔ جہازوں۔ کمپیوٹرز اور الیکٹرانک آلات کی کولنگ کرنے کے علاوہ نیوکلیئر سب میرینز (Nuclear Submarines) کی کولنگ (Cooling) اور ہیٹنگ (Heating) کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ریفریجریشن سسٹم میں صرف ایک ہی خامی ہے کہ یہ کنوینشنل کمپریسر ٹائپ ریفریجریشن سسٹم کی نسبت ٹھنڈک پیدا کرنے میں دھیما (Slow) ہے۔ اس قسم کے ریفریجریٹرز گھریلو استعمال کے علاوہ پکنک اور کیمپنگ وغیرہ کے لئے (کار کی بیٹری پر چلنے کی وجہ سے) بڑے مقبول ہیں۔ آج کل یہ پاکستان میں بھی دستیاب ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کھیل کھلاڑی

مرتبہ غلام مصطفٰے تبسم صاحب

عالمی کھیلوں کے متعلق دلچسپ معلومات

پنجاب اوپن سکواش چیمپئن شپ

20 ہزار امریکی ڈالر کے انعامات پر مشتمل پنجاب اوپن سکواش چیمپئن شپ 28۔ اکتوبر کو لاہور میں شروع ہو گی۔ اس میں ڈیل سیرس سمیت کئی کھلاڑی شرکت کریں گے۔

تاہم عالمی نمبرون پیٹر نکول' جان شیر خان اور قاہرہ اوپن کے فاتح۔ مصر کے برادہ شرکت نہیں کر رہے۔ یہ چیمپئن شپ چار دن جاری رہے گی۔ پاکستان کے کاشف شجاع کو وائلڈ کارڈ انٹری دی گئی ہے۔ جو براہ راست دوسرے راؤنڈ میں کھیلیں گے۔ شرکت کرنے والے دوسرے کھلاڑیوں میں زرک جہاں' زبیر جہاں' شمس الاسلام' ہمایوں' منصور زماں' اعجاز عظمت' اور محمد الیاس شامل ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

باسکٹ بال چیمپئن شپ

ایشین جونیئر باسکٹ بال چیمپئن شپ کے 15 ویں سالانہ مقابلے بھارت کے شہر کلکتہ کے نیتاجی انڈور سٹیڈیم میں 3۔ نومبر سے شروع ہوں گے چیمپئن شپ میں کوالیفائی کرنے کے لئے پاکستان اپنے گروپ کا پہلا میچ قازقستان کے خلاف 5۔ نومبر کو اور گروپ بی کی ٹیم بنگلہ دیش کے خلاف 4۔ نومبر کو کھیلے گی۔ پاکستان کو اپنے دونوں میچوں میں سے ایک میچ کوالیفائی کرنے کے لئے جیتنا ہو گا۔ پاکستان کی 17۔ رکنی ٹیم 2۔ نومبر کو کلکتہ کے لئے روانہ ہو گی۔ یاد رہے کہ یہ ٹورنامنٹ 27۔ ستمبر سے ڈھاکہ میں کھیلا جانا تھا مگر خراب موسم کی وجہ سے اس ٹورنامنٹ کو کلکتہ منتقل کرنا پڑا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

13ویں ایشیائی کھیلوں کے ٹکٹ

دسمبر میں تھائی لینڈ کے شہر بنکاک میں ہونے والی 13ویں ایشیائی کھیلوں کے لئے ٹکٹوں کی فروخت 15۔ اکتوبر سے شروع ہوں۔

ایشیائی کھیلوں کے ابتدائی اور آخری مقابلوں کے لئے 77 ہزار ٹکٹوں میں سے 14 ہزار 7 سو 50 ٹکٹ پہلے ہی فروخت ہو چکے ہیں ایک ٹکٹ کی مالیت 20 ڈالر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چیمپئنز ہاکی ٹورنامنٹ / افتتاح

چیمپئنز ہاکی ٹورنامنٹ کے سلسلے میں پہلے روز تین میچ کھیلے جائیں گے۔ اس کا افتتاح وزیراعلیٰ پنجاب کریں گے۔ جبکہ فائنل میچ کے مہمان خصوصی کے لئے وزیراعظم پاکستان کو دعوت دی جائے گی۔ ٹیموں کا آفیشل ڈنر 6۔ نومبر کو ہو گا جبکہ لاہور میونسپل کارپوریشن 7۔ نومبر کو ٹیموں کے اعزاز میں ظہرانہ دے گی۔

منی ورلڈ کپ کے

ایمپائروں کا اعلان

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے 24۔ اکتوبر سے بنگلہ دیش میں شروع ہونے والے منی ورلڈ کپ کے لئے 16۔ ایمپائروں اور 4 ریفریوں کا اعلان کر دیا ہے۔

ایمپائروں میں سٹیوڈن (نیوزی لینڈ) وینکٹ راگھون (بھارت) ڈیوڈ آرچر (جنوبی افریقہ) ڈیوڈ شیفرڈ اور پیٹرویلی (انگلینڈ) اور سٹیو بکنر (ویسٹ انڈیز) شامل ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایمپائروں اور ریفریوں میں کوئی پاکستانی شامل نہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اظہرالدین کا ساتھی

کھلاڑیوں سے شکوہ

زمبابوے کے خلاف ون ڈے سیریز جیتنے کے باوجود بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان اظہرالدین نے اپنے کھلاڑیوں پر شدید تنقید کی ہے۔ اظہرالدین نے کہا کہ آج کل بھارتی بلے باز سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے۔ کھلاڑیوں کے اس غیرذمہ دارانہ رویہ پر میں فی الحال خاموش ہوں' مگر یہ خاموشی زیادہ دیر نہیں چلے گی اظہر نے مزید کہا کہ باؤلر بھی اپنا حق ادا نہیں کرتے اور اس کی وجہ زیادہ سے زیادہ میچ کھیلنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

پاکستان کیلئے کپاس کی فصل کی اہمیت

پاکستان کے کپاس کے ماہرین کے مطابق اس سال امید کی جارہی ہے کہ اس دفعہ کپاس کی پیداوار ایک کروڑ 6 لاکھ گانٹھ سے زیادہ ہوگی۔ جوکہ 92-91 کی ریکارڈ پیداوار جوکہ ایک کروڑ 23 لاکھ گانٹھ تھی سے دوسرے نمبر پر ہوگی۔ 92-91 کے بعد پتہ مروڑ وائرس اور امریکی سنڈی کے شدید حملوں کے باعث ہر سال تواتر سے کپاس کی فصل میں کمی واقع ہونے لگی اور ملک کی بے شمار جننگ اور ویونگ فیکٹریاں بند ہونے لگیں جس سے نہ صرف قیمتی زرمبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور ملکی معیشت پر بھی برا اثر پڑا۔

اس کے بعد ان دونوں کپاس دشمن عناصر پر کنٹرول کرنے کی ہزار کوششوں کے باوجود کامیابی حاصل نہ کی جاسکی اور کپاس کی پیداوار سال بہ سال گھٹتی رہی۔ 93-92 میں یہ فصل کم ہوکر 90 لاکھ گانٹھ رہ گئی جوکہ صرف ملکی ضروریات کے لئے کافی تھی۔ اور اس طرح سے فاضل مقدار برآمد کرکے جو زرمبادلہ حاصل کیا جاتا تھا۔ ملک اس سے محروم ہوگیا۔ اس سے اگلے سال 94-93 میں صرف 80 لاکھ گانٹھ پیدا ہوئی جوکہ ملکی ضروریات کے لئے بھی کافی نہ تھی۔ اور ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کپاس درآمد کرنی پڑی جوکہ ملکی لحاظ سے ایک بہت بڑا نقصان تھا۔

چوتھے نمبر پر

1990ء تک پاکستان کا شمار دنیا کے سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں ہوتا تھا۔ جبکہ اس وقت پاکستان چوتھے نمبر پر ہے۔ امریکہ اس وقت سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والا ملک بن چکا ہے دوسرے نمبر پر چین ہے اور تیسرے نمبر پر بھارت آتا ہے اور پاکستان چوتھے نمبر پر۔

ان تمام ممالک میں کپاس کی فصل حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں حکومت کی طرف سے کسانوں کو سب سڈی دی جاتی ہے اور اس میں کوئی بین الاقوامی معاہدہ آڑے نہیں آتا۔ لیکن پاکستان میں اس کے برخلاف سب سڈی کو آہستہ آہستہ ختم کیا جاتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں کپاس کی پیداوار کے اخراجات سال بہ سال زیادہ سے زیادہ ہوتے رہے جس کا براہ راست اثر کپاس کے زیر کاشت رقبہ اور کپاس کی کل پیداوار پر پڑا۔ کاشت کاروں نے کپاس کی فصل کو اس کی جائز اہمیت دینی بند کردی اور گنے کی فصل کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس تبدیلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 60-1959 میں کپاس کا کل زیر کاشت رقبہ 13 لاکھ 43 ہزار ہیکٹر تھا۔ اور 28 سال کے بعد یہ رقبہ دگنا ہوگیا۔ جبکہ اس کو تین سے چار گنا ہونا چاہئے تھا۔ اس کے مقابل پر گنے کی فصل کا رقبہ 60-59 میں 3 لاکھ 97 ہزار ہیکٹر تھا جوکہ اب بڑھ کر 10 لاکھ ہیکٹر سے تجاوز کرچکا ہے۔ اس کا اثر کپاس کے زیر کاشت رقبہ پر پڑا۔ سب سڈی کے خاتمے نے بھی اس فصل کے زیر کاشت رقبے کو گھٹانے میں اپنا کردار ادا کیا حالانکہ اسی دوران امریکہ چین اور بھارت اس معاملے میں کسی بین الاقوامی ادارے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سب سڈی کے عنصر کا استعمال زور شور سے کرتے رہے اور اپنے اپنے ملک میں اس زرمبادلہ کمانے والی فصل کے زیر کاشت رقبہ کو بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔ پاکستان میں 95-94ء میں ان تمام کپاس مخالف عناصر کی وجہ سے صرف 77 لاکھ گانٹھ کپاس حاصل ہو سکی۔

دیگر وجوہات

کپاس کی فصل کی متواتر کمی کی اور بھی وجوہات ہیں۔ مثلاً کسانوں کو کپاس کی پوری قیمت نہیں ملتی جس سے وہ اس فصل کے لگانے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ جننگ فیکٹریاں کسانوں کو اس کی پیداوار کی قیمت بروقت ادا نہیں کرتیں جس سے کاشت کاروں کو اگلی فصل کی کاشت کے سلسلے میں مشکلات پیش آتی ہیں جن کا اگلی فصل پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اور وہ کپاس کی بجائے دوسری فصلوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جن سے ان کو فوری ادائیگی کی امید ہو۔ اس کے علاوہ کسانوں کو جو کپاس کے نرخ ملتے ہیں وہ اوپن مارکیٹ کے ریٹ سے تین گنا کم ہوتے ہیں۔ جو کہ ایک صریح بے انصافی بلکہ ظلم ہے۔

پاکستان کاٹن فارمرز ایسوسی ایشن کے صدر کا کہنا ہے کہ اس وقت کسان کو کپاس کی قیمت 400 روپے فی من کے حساب سے ملتی ہے۔ جبکہ جننگ کے مراحل طے کرنے کے بعد کپاس 2600 روپے فی من کے حساب سے فروخت کی جاتی ہے۔ اس طرح کسان جو سارا سال محنت کرنے کے بعد اپنی فصل مارکیٹ میں لاتا ہے اس کا اصل منافع مڈل مین لے جاتا ہے۔ اگر حکومت اس معاملہ کو صحیح طور پر لے کر منصفانہ قوانین نافذ کرے جس سے ہر کسی کو اپنی محنت کا مناسب معاوضہ مل سکے تو کپاس کے کاشت کار اس قیمتی زرمبادلہ کمانے والی فصل کی پیداوار میں پاکستان کو ایک دفعہ پھر دنیا میں پہلے نمبر پر لا سکتے ہیں۔

کیڑے مار زہر

زرعی کیڑے مار زہروں کا مسئلہ بھی بہت توجہ کا حامل ہے۔ کیونکہ خاص طور پر کپاس کی اچھی فصل اس کے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے لیکن پچھلے چند سالوں میں زرعی کیڑے مار دواؤں میں جس قدر ملاوٹ کا کاروبار ہو رہا ہے اس کی وجہ سے بھی کپاس کی فصل پر برا اثر پڑتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دوسرے ممالک پاکستان کو ایسی زہریں درآمد کر رہے ہیں جن پر ترقی یافتہ ممالک میں پابندی لگ چکی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ ممنوع زہریں کھلے عام تھوڑے سے نام کی تبدیلی کے ساتھ مختلف برانڈ ناموں سے فروخت کی جارہی ہیں جس کا اثر فصل کی شرح پیداوار پر پڑ رہا ہے۔

یہ سب عناصر کسانوں اور حکومت دونوں کے لئے فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ اگر سب مل کر ان خامیوں کو دور کرسکیں تو کپاس کی فصل جو ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے ایک دفعہ پھر اپنا مقام حاصل کرلے گی۔ جس کے نتیجہ میں بند ہونے والے کارخانے دوبارہ چل پڑیں گے۔ ان میں کام کرنے والے مزدوروں اور کاریگروں کو روزگار ملے گا اور بے روزگاری کے ختم ہونے سے ملکی معیشت کے دوسرے شعبوں میں پھر سے سرگرمیاں شروع ہوسکیں گی۔

ٹیکسٹائل انڈسٹری ہمارے ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے جو ملک کے لئے 60 فیصد زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ ہے اور ملک کے لاکھوں لوگوں کو روزگار مہیا کرتی ہے۔

پچھلے سال حکومت نے اس طرف توجہ دی ہے جس کے نتیجہ میں ایک ہی سال میں مثبت اثرات ظاہر ہونے کی توقع ہے اور جیسا کہ شروع میں بتایا گیا ہے پچھلے سالوں کے برخلاف اس سال ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد برآمد کے لئے کافی حصہ بچ رہے گا جوکہ ملکی زرمبادلہ کو بڑھانے کے لئے ایک خوش آئند بات ہوگی۔

ماہرین کے مطابق اس سال امیدوں کے مطابق اگر کپاس کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہو جائے تو ملک کو درپیش معاشی بحران کو کم کرنے میں بڑی مدد ملے گی سینکڑوں ٹیکسٹائل ملیں دوبارہ چلنے لگیں گی۔ لاکھوں افراد کو روزگار ملے گا۔ یہ فیکٹریاں اپنے قرضوں کی ادائیگی کے قابل ہو سکیں گی جس سے حکومت کے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

پاکستان ہر سال جو کپاس پیدا کرتا ہے اس کو اگر خام حالت میں برآمد کردیا جائے تو اس کی مالیت دو ارب ڈالر سے زیادہ نہیں جبکہ ٹیکسٹائل انڈسٹری اس کو مختلف ویلیو ایڈیشن میں تبدیل کر کے اس کی مالیت آٹھ ارب ڈالر بنا دیتی ہے۔

پس حکومت کو چاہئے کہ وہ کسانوں، جننگ فیکٹریوں اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کے کرتا دھرتا لوگوں کو اس معاملہ میں اعتماد میں لے اور ایسے فیصلے کئے جائیں جو دوسری پارٹیوں کے مقابل پر کاشت کاروں کے لئے بھی منصفانہ اور قابل قبول ہوں اور اس طرح سے اس سب سے زیادہ زرمبادلہ کمانے والے شعبے کو دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

☆......☆......☆......☆

طب و صحت

ہائی بلڈ پریشر کنٹرول کرنے کے آسان طریقے

ہائپر ٹنشن (Hyper Tension) جس کو عام طور پر ہائی بلڈ پریشر کہا جاتا ہے ایک خطرناک بیماری ہے۔ کیونکہ ہائی بلڈ پریشر کے نتیجہ میں برین ہیمرج کا حملہ ہوسکتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی مخصوص دوائیوں کے استعمال کے علاوہ اپنی زندگی کے معمولات میں بعض تبدیلیاں لاکر بھی ہائی بلڈ پریشر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1- سب سے بنیادی ضرورت یہ ہے کہ اپنی زندگی کو منظم اور باقاعدہ کیا جائے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی عبادات باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں ان کو یہ مرض بہت کم لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنی عبادات میں باقاعدگی اختیار کریں۔

2- بے چینی Tension دباؤ Stress تناؤ Strain پریشانی Anxiety ڈر Fear غصہ Anger انسان کو کمزور کر دیتے ہیں اور بلڈ پریشر بڑھانے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی تمام حالتوں کو اپنے اوپر وارد نہ ہونے دیں اور ان سے حتی المقدور بچیں۔

3- ہلکی ورزش ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے میں ممد ثابت ہوئی ہے البتہ سخت محنت طلب ورزش سے گریز کیا جائے۔

4- اگر آپ کا بلڈ پریشر زیادہ ہے اور آپ سگریٹ نوشی بھی کرتے ہیں تو یہ آپ کے لئے اچھی بات نہیں ہے۔ ایسی صورت میں بلڈ پریشر کے علاوہ دل کی بیماری کے لاحق ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے اپنی زندگی کو بچانے کی خاطر ہائی بلڈ پریشر کے علاج میں سگریٹ نوشی ترک کرنا اولین ضرورت ہے۔

5- موٹاپا اور ہائی بلڈ پریشر لازم و ملزوم ہیں۔ اگر آپ صرف 20 فی صد زیادہ موٹاپے کی طرف رجحان رکھتے ہیں تو آپ کے ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہونے کے امکانات دس گنا بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اس موٹاپے سے نجات حاصل کرسکیں تو آپ کے لئے خوش خبری ہے۔ موٹاپا کم کرنا بھی کسی دوائی سے کم نہیں۔

نمک کا زیادہ استعمال بھی ہائی بلڈ پریشر کو بڑھا دیتا ہے۔ اگر آپ کو یہ مرض لاحق ہے تو آپ کو نمک کو خیرباد کہنا ہوگا۔ یا انتہائی کم کرنا ہوگا۔ زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ تمام نمکین کھانے۔ ڈبوں میں سیل بند خوراک کی اشیاء۔ نمکین مونگ پھلی اور دالیں وغیرہ۔ آلو کے نمکین چپس۔ نمکین مکھن اور پنیر غرضیکہ زیادہ نمک والی تمام اشیا سے پرہیز کریں۔

ہائی بلڈ پریشر دل کے مرضوں کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے اپنا بلڈ پریشر کم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل کھانے پینے کی چیزوں سے دور رہیں۔ ان میں پنیر۔ چاکلیٹ، انڈے۔ کریمیں۔ بھنے ہوئے دل گردے اور دماغ وغیرہ شامل ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بیسویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد، وقف عارضی کے تحت بیسویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس اتوار 9- اگست 98ء کو شروع ہو کر جمعرات 27- اگست 98ء کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس کلاس کو پہلا پارہ صحت تلفظ کے ساتھ اور قرآنی عربی اسباق کی روشنی میں اس کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ساتھ پڑھایا گیا اور پڑھانے کی مشق بھی کروائی گئی ربوہ کے محلہ جات میں شام کو یہ طلبا مختلف حلقوں میں کلاسیں لیتے رہے۔ اس کلاس کو صحت تلفظ کے لئے قواعد تجوید مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب نے پڑھائے۔ ترجمہ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے پڑھایا۔ قرآنی عربی اسباق مکرم انوار رسول صاحب پڑھاتے رہے اور پہلے پارہ کی مختصر ہلکے پھلکے انداز میں تفسیر مکرم منصور احمد عمر صاحب (پروفیسر جامعہ احمدیہ) پڑھاتے رہے۔ منگل 25- اگست کو قرات کا مقابلہ کروایا گیا اور 26- اگست کو فن تجوید، ترجمۃ القرآن اور قرآنی عربی اسباق کا تحریری امتحان لیا گیا۔ اور پاس ہونے والوں کو اسناد دی گئیں۔ کلاس کے اختتامی روز یعنی 27- اگست کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم طارق ندیم صاحب تھے۔ کلاس میں اول، دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی، تعلیم القرآن) نے اختتامی دعا کروائی اور اس کے بعد حاضرین کو ریفرشمنٹ بھی مہیا کی گئی۔ سب طلباء و طالبات خوش تھے کہ وہ قرآن مجید کا کچھ علم حاصل کر کے جا رہے ہیں اور واپس جماعتوں میں جا کر پڑھانے کا وعدہ بھی کر کے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد- تعلیم القرآن وقف عارضی)

درخواست دعا

○ مکرم شعور احمد صاحب ابن مکرم محمد افضل صاحب کا 20- اکتوبر 1998ء کو اسلام آباد میڈیکل کمپلیکس اسلام آباد میں برین ٹیومر کا آپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں عبدالمجید صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ کی بھاوجہ محترمہ رضیہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحئی صاحب مرحوم سابق مربی انڈونیشیا 17-16 اکتوبر کی درمیانی شب سے بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ منصور احمد صاحب ولد حکیم محمود احمد صاحب حال جرمنی کے دل کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

سانحہ ارتحال

مکرم ایم ثناء اللہ ناصر صاحب سیکرٹری مال چندر کے منگولے (نارووال) کا بیٹا شیراز بٹ مورخہ 98-10-9 اچانک تین چار روز بیمار رہ کر وفات پا گیا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل تھا۔ اس کی مغفرت اور جملہ افراد کنبہ کے صبر جمیل کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

سپورٹس راؤنڈ اپ

غلام مصطفےٰ تبسم صاحب

عالمی کھیلوں کے متعلق دلچسپ اور تازہ خبریں

ایک ہی سٹروک سے

پاکستان ریلوے گالف کلب میں ایک کھلاڑی نے ایک ہی سٹروک میں گیند کو ہول کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق سابق اقتصادی مشیر اعلیٰ اقوام متحدہ کے ایم اعظم نے پاکستان ریلوے گالف کلب میں کھیلتے ہوئے اپنی مہارت کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے ہول نمبر 6 میں ایک ہی سٹروک پر گیند ہول کر دیا۔ اس ہول کی کل لمبائی 177 گز ہے۔

ایشین ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

جاپان کے شہر اوساکا میں ایشین ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ میں مین سنگل ٹائٹل چین کے وانگ لی چی نے جیت لیا۔ وانگ لی چی نے فائنل میں جاپان کے سیکو اویکی کے خلاف 35 منٹ کے مقابلے میں 21-13، 21-7 اور 21-9 سے کامیابی حاصل کی عالمی نمبر 6 وانگ لی چی نے مکسڈ ڈبلز میں بھی سونے کا تمغہ حاصل کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ ٹکٹوں کی شرح کا اعلان

پاکستان ہاکی فیڈریشن نے 20 ویں چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ کے لئے ٹکٹوں کی شرح کا اعلان کر دیا ہے جس کے تحت جنرل انکلوژر 10، وی آئی پی 150 آئی پی کی سیزن ٹکٹ ایک ہزار روپے اور وی وی آئی پی کی سیزن ٹکٹ دو ہزار روپے ہو گی۔ اس شرح کا اعلان سیکرٹری فیڈریشن کرنل (ر) مدثر اصغر نے کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کھلاڑیوں کی کارکردگی میں اضافہ کے لئے خصوصی خوراک تیار کر لی گئی

آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے کھلاڑیوں کی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے دودھ سے حاصل کی گئی "کولسٹرم" نامی خوراک پر مزید تحقیقات کے بعد اسے مزید مؤثر بنا لیا ہے۔ جنوبی آسٹریلیا کی یونیورسٹی میں تعلیم جسمانی اور سپورٹس پر تحقیق کرنے والے ڈاکٹر جون بلے نے کہا کہ ہمیں انسانی کولسٹرم حاصل کرنے میں دشواری پیش تھی اس لئے ہم نے جانوروں سے کولسٹرم حاصل کرنے کے بعد اس پر جدید طریقے سے تحقیقات کیں اور اس طرح فائدہ مند سپلمنٹ تیار ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نویں وکٹ کی شراکت کا ریکارڈ توڑ دیا

قومی کرکٹ ٹیم کے اوپنر سعید انور اور مشتاق احمد نے آسٹریلیا کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے پہلے روز نویں وکٹ کی شراکت کا سابق ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ قبل ازیں نویں وکٹ کا ریکارڈ انتخاب عالم اور آفاق حسین نے 65-1964 میں ملبورن میں قائم کیا تھا۔ ان دونوں نے ملبورن میں آسٹریلیا کے خلاف 57 رنز بنائے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کھلاڑیوں کی حفاظت اور اسرائیلی حکام کا مؤقف

اسرائیلی حکام نے مطالبہ کیا ہے کہ سڈنی اولمپکس کے دوران اسرائیلی کھلاڑیوں کی حفاظت ہمیں خود دی جائے۔ 1996ء اولمپکس میں بھی اسرائیلی خفیہ پولیس نے اپنے کھلاڑیوں کی حفاظت کا ذمہ خود لیا تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

گامزن ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی اس مرکزی لائبریری میں ایک لاکھ بیس ہزار کے قریب کتب ہیں۔ رسائل کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر آڈیو ویڈیو اور نان بک میٹیریل بھی موجود ہے۔ لائبریری کا رابطہ دیگر مختلف لائبریریوں سے بھی قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ کارکنان خلافت لائبریری کو اپنے فرائض بہترین طور پر انجام دینے کی توفیق دے نیز خلافت لائبریری کو جماعت کی بڑھتی ہوئی علمی ضروریات کو بطور احسن پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 6

ہائی بلڈ پریشر کے کچھ مریضوں میں پوٹاشیم کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں کو گوبھی۔ مکئی۔ کھجور۔ گریپ فروٹ۔ ترش اوہ پھل۔ مرچ۔ آلو۔ لہسن۔ سیب۔ کیلے اور پھلی دار اجناس کا استعمال آزادانہ طور پر کرنا چاہئے۔

(ماخوذ۔ دی نیوز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 19- اکتوبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
20- اکتوبر غروب آفتاب 5-33
21- اکتوبر طلوع آفتاب 6-15

عالمی خبریں

فلسطین اسرائیل مذاکرات ناکام

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امریکہ کے صدر بل کلنٹن کی موجودگی میں واشنگٹن کے قریب میری لینڈ میں ہونے والے مذاکرات ناکام ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ صدر کلنٹن مصالحت کرانے میں سردست کامیاب نہیں ہو رہے۔ اسرائیل کا مطالبہ ہے کہ 30 فلسطینی حریت پسندوں کو مقدمہ چلانے کے لئے اسرائیل کے حوالے کیا جائے۔ فلسطین اتھارٹی کے زیر قبضہ علاقوں' غرب اردن اور غزہ پٹی میں غیر قانونی ہتھیار ضبط کئے جائیں۔ یاسر عرفات کا مطالبہ ہے کہ اسرائیل غرب اردن کا 13 فیصد علاقہ خالی کر دے۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے مطالبات ماننے سے انکاری ہیں۔ صدر کلنٹن کا کہنا ہے کہ فلسطینی حکام سیکیورٹی کی ضمانت دیں اور اسرائیل غرب اردن کا علاقہ خالی کر دے۔

پابندیوں سے تنگی

لیبیا کے صدر معمر القذافی نے کہا ہے کہ ہم اپنے ملک پر عائد اقتصادی پابندیوں سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور مغربی ممالک سے محاذ آرائی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

تامل باغیوں کا نیا ہیڈ کوارٹر

سری لنکا کے تامل باغیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر لندن سے جنوبی افریقہ منتقل کر دیا ہے۔ سری لنکا کی صدر مسز چندریکا کمارا ٹنگا نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی طرف سے تامل باغیوں کی حمایت پر تشویش ہے۔ وہ ان باغیوں کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔

یلسن کا استعفیٰ یا مواخذہ

روس کی پارلیمنٹ ڈوما کے سپیکر گیناڈی نے کہا ہے کہ اگر صدر یلسن نے استعفیٰ نہ دیا تو مواخذے کے ذریعے نکال باہر پھینکیں گے۔ صدر کے اختیارات کم کئے جائیں۔ نئی تجاویز کے مطابق صدر صرف علامتی سربراہ ہو گا۔

پانچویں بار صدر

مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم پانچویں بار ملک کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

فاروق عبداللہ پر الزام

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر بی جے پی کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ وہ مجاہدین سے تعلقات رکھتے ہیں۔ فاروق عبداللہ وادی میں امن و امان قائم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔

ملکی خبریں

حکیم سعید کا قتل

وزیراعظم نواز شریف نے ملک کے ممتاز دانشور اور خادم خلق حکیم محمد سعید کے قتل کی عدالتی تحقیقات کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت ان کو سخت ترین سزا دے کر نشان عبرت بنا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکیم سعید کے قتل سے دشمن ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ کراچی کے حالیہ دورے میں ضروری اقدامات کئے گئے تھے لیکن ملت کے بدخواہ عناصر کو امن و امان اور ترقی و خوشحالی منظور نہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ دہشت گردی کا حل نفاذ شریعت میں ہے انہوں نے امید کی کہ سینٹ سے بھی شریعت بل بھاری اکثریت سے منظور ہو گا۔ شریعت بل کے مخالفوں کو اللہ سے معافی مانگنی چاہئے۔

قاتلوں کا سراغ

کراچی کے ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ حکیم سعید کے قاتلوں کا سراغ مل گیا ان کو ایم کیو ایم کے پانچ دہشت گردوں نے ہائی کمان کی ہدایت پر قتل کیا۔ ان کے نام نصیر' صفدر' شاکہ طاہر قصائی اور نعمان ہیں۔ ہائی کمان نے ان لوگوں کو قتل کے منصوبے کے لئے 4 گاڑیاں فراہم کر رکھی تھیں۔ یہ لوگ 14- اکتوبر سے رنچھوڑ لائن کے علاقے بھیم پورہ میں مقیم تھے۔ سرکاری طور پر اس خبر کی تردید یا تصدیق نہیں کی گئی۔

پاک بھارت بات چیت

پاکستان اور بھارت کے درمیان خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کا پہلا مرحلہ اسلام آباد میں مکمل ہو گیا ہے۔ بات چیت کا اگلا دور چار ماہ کے بعد فروری 1999ء میں نئی دہلی میں ہو گا۔ تاہم جو معاملات اٹھائے گئے ہیں ان پر افسروں کے مابین بات چیت اگلے ماہ بھارت میں ہو گی۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے کشمیر کے مسئلے پر کسی تیسرے ملک کی ثالثی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم کشمیر کے مسئلے کو اصل اور بنیادی مسئلہ تسلیم کر لیا۔

واقعہ قتل کی تفصیلات

ہمدرد فاؤنڈیشن کے سربراہ حکیم محمد سعید جن کی عمر 78 برس تھی ہفتے کی صبح 6 بجے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد کراچی کے ضلع جنوبی کے علاقہ آرام باغ میں اپنے مطب میں پہنچے تو کار سواروں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے پہلے ان کے دو مسلح محافظوں کو شدید زخمی کیا پھر حکیم صاحب پر فائرنگ کر دی جس سے ان کے نائب اور ایک معاون موقع پر ہلاک اور تین افراد شدید زخمی ہوئے۔ قاتل اپنا کام چند لمحوں میں مکمل کر کے گاڑیوں میں فرار ہو گئے۔ بعد ازاں ان کو کراچی کے نزدیک مدینتہ الحکمت میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ملک بھر میں سوگ

حکیم سعید کی المناک ہلاکت پر صدر' وزیراعظم صوبوں کے گورنروں' وزرائے اعلیٰ اور تمام اہم شخصیات نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ اپوزیشن اور حکومت کے مخالفوں نے اس کو حکومت کی کھلی ناکامی قرار دیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکیم سعید جیسی شخصیت قوموں کی زندگی میں صرف ایک بار پیدا ہوتی ہے۔ حکومت جواب دے کہ دہشت گردی کا قانون کہاں ہے۔ ایم کیو ایم کے فاروق ستار نے اس قتل کو بھی ایجنسیوں کا کارستانی قرار دیا۔

سنگین نتائج کی دھمکیاں

حکیم محمد سعید کو کھلے بندوں ایم کیو ایم پر تنقید کرتے رہنے کی وجہ سے عرصہ سے قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں وہ کہا کرتے تھے کہ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ سیکیورٹی کی ضرورت نہیں۔

حکیم سعید کی خدمات

حکیم محمد سعید کی شہرت تو ان کے ادارے ہمدرد کی وجہ سے تھی تاہم اس کے علاوہ وہ درجن بھر اداروں کے سربراہ' ہمدرد نونہال' ہمدرد صحت ڈائجسٹ وغیرہ کے چیف ایڈیٹر اور 50 کے قریب کتب کے مصنف تھے۔ ان کا ایک اہم ترین کارنامہ ہمدرد یونیورسٹی کا قیام تھا جس کی دو شاخیں اسلام آباد اور لاہور میں بھی قائم کی جا رہی تھیں۔

واجپائی کی تعزیت

حکیم سعید کے بڑے بھائی حکیم عبدالمجید جو دہلی میں مقیم ہیں۔ کے نام بھارتی وزیراعظم نے تعزیت کا پیغام بھجوایا۔

20 لاکھ کا انعام

حکیم سعید کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے 20 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے 4 ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں راستوں کی ناکہ بندی کی جا رہی ہے۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ